بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۵۳۵

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۳۰ ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ | ۱۳ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش - حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو بخار سے آرام ہے۔ مگر جسم میں درد کی شکایت ابھی باقی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے سر پر ذیا بیطس کی وجہ سے پھوڑا پیدا ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا بھانجا جس کے متعلق ایک گزشتہ پرچہ میں دُعا کے لئے لکھا گیا تھا۔ تاحال بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ اگرچہ افاقہ کے خفیف آثار نظر آ رہے ہیں۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں (پہلے اعلان میں غلطی سے مولوی صاحب کا لڑکا لکھا گیا تھا)۔

روزنامہ الفضل قادیان ۳۰ ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ

دُنیا کا آئندہ امن وامان

نہایت خوفناک جنگ جاری ہے۔ جو اپنی پوری تباہ کاریوں کے ساتھ بنی نوع انسان کو فنا کے گھاٹ اتار رہی ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ اور کس صورت میں ختم ہوگا۔ دُنیا کا مستقبل بالکل تاریکی میں ہے۔ اور طرح طرح کے خطرات سے لبریز۔ ان حالات میں کچھ لوگ جنگ کے بعد دُنیا میں ہمیشہ کے لئے مستقل امن وامان کے قیام کے متعلق خیال آرائیاں کر رہے ہیں۔ مثلاً بشپ آف کنٹربری نے دارالعوام میں یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ "آئندہ جارحانہ جنگ کو روکنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جنگ کے بعد زبردست صنعتوں کو بین الاقوامی کنٹرول میں دے دیا جائے۔ اسلحہ سازی کے کارخانے وغیرہ کسی حکومت یا کمپنی کے نہ ہوں۔ بلکہ تمام کے تمام بین الاقوامی کنٹرول میں ہوں۔ اور ایک بین الاقوامی ادارہ ان کی نگرانی کرے"

ایک تجویز امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے یہ پیش کی ہے۔ کہ جنگ کے بعد ایک بین الاقوامی عدالت قائم کی جائے۔ جو مختلف ممالک کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کا فیصلہ کرے برطانیہ نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے اور گویا اس پر عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کر چکی ہے۔

امریکہ کے مشہور موٹر ساز کارخانہ دار مسٹر ہنری فورڈ نے بھی ایک تجویز پیش کی ہے۔ آپ نے اپنی ۸۰ ویں سال گرہ پر نمائندگان اخبارات کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ "دُنیا میں امن اور صلح قائم کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے۔ کہ سارے یورپ کو ایک فیڈریشن میں منسلک کر دیا جائے" آپ نے کہا۔ یورپ کو یا تو فیڈریشن قبول کرنا ہوگی۔ اور یا موت فیڈریشن میں تمام یوروپین قوموں کے لئے ایک سکہ۔ ایک اقتصادی [illegible] اور ایک سیاسی نظریہ ہوگا.... امریکہ نے بھی تباہی سے بچنے کے لئے فیڈریشن بنائی۔ فیڈریشن کی حکومت میں ان ملکوں کو فوجیں رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کیونکہ جنگیں ہی نہیں ہوں گی۔ اس لئے کہ تمام قومیں ہمسائیگی کے اصول پر رہیں گی.... اب تک یورپ نے فرانسیسی۔ انگریز۔ جرمن۔ نارویجی۔ سویڈی۔ اطالوی وغیرہ پیدا کئے ہیں۔ یوروپین پیدا نہیں کئے۔ انہی قوموں کے افراد امریکہ میں ہیں۔ مگر یہاں وہ صرف امریکن ہیں" آخر میں آپ نے کہا۔ یہ جنگیں اقتدار۔ طاقت۔ زر اور غلبہ حاصل کرنے کی ہوس کا نتیجہ ہیں"

دُنیا میں امن قائم ہونا چاہیئے۔ اور جنگ وجدال کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہونا چاہیئے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس پر عرصہ سے غور ہوتا چلا آ رہا ہے۔ بڑے بڑے مدبرین نے اسے حل کرنے کی کوشش کی۔ اور بڑے بڑے قابل دماغوں نے اس پر اپنی بہترین استعدادیں صرف کیں۔ لیکن نتیجہ یہی نکلا کہ مستقل امن کبھی قائم نہ ہو سکا۔ گزشتہ جنگ کے بعد بھی ایسے بہت سے انتظامات کئے گئے۔ کہ دوبارہ دُنیا کو جنگ کی مصیبت کا مونہہ نہ دیکھنا پڑے۔ اور بنی نوع انسان پر یہ تباہی پھر نہ آنے پائے۔ لیکن یہ سب کوششیں اسی وقت تک نتیجہ خیز نظر آتی رہیں جب تک جرمنی نے اپنے بغض وعناد کی آگ کو کافی توپوں۔ ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی صورت میں منتقل نہ کر لیا۔ اور جب تک دوبارہ اتحادیوں کو دعوت مبارزت دینے کے لئے تیار نہ ہو سکا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جماعت کو نہایت اہم ارشاد

موجودہ ملکی شورش کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا حسب ذیل ارشاد بذریعہ تار موصول ہوا ہے:-

پالم پور ۱۰- اگست- جب میں قادیان سے روانہ ہو رہا تھا۔ تو میں نے سُنا۔ کہ گورنمنٹ نے مسٹر گاندھی، اور اُن کے رفقاء کو گرفتار کر لیا ہے۔ میرے خیال میں اس نازک وقت میں صرف یہی ایک طریق عمل تھا۔ جس کو گورنمنٹ اختیار کر سکتی تھی۔ اور اس طرح اس نے احمدیہ جماعت، نیز دوسری ایسی جماعتوں کے لئے جو بالآخر ہندوستان میں فساد پیدا کرنے والی تحریک کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کریں۔ راستہ آسان کر دیا ہے لیکن اس سے کلی طور پر خطرہ دُور نہیں ہو گیا۔ اس لئے جیسا کہ میں نے اپنے خطبہ میں بیان کیا ہے۔ (اگر خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں اس فیصلہ کی طرف راہ نمائی کرے) احمدی جماعت کو ہر ایک امن شکن تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر رنگ میں تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم غیر جانبدارانہ حیثیت سے حالات کو دیکھنا چاہیں۔ تو بھی یہ بات مدنظر رہنی چاہیئے۔ کہ ہمیں ضرور خود حفاظتی کے لئے قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ کیونکہ دُوسری قومیں ہمیں امن سے زندگی بسر کرنے نہیں دیں گی۔

گزشتہ جنگ کے بعد بھی ایسی کئی تجاویز پیش ہوئیں۔ اور کسی حد تک ان پر عمل بھی ہوتا رہا۔ صنعتی کارخانوں پر بین الاقوامی کنٹرول کی جگہ تخفیف و تحدید اسلحہ کی تحریک پیش ہوئی۔ اور جرمنی کی فوجی طاقت پر تو شدید کنٹرول قائم کر دیا گیا تھا۔ اسے ایک خاص وزن سے بھاری جہاز بنانے کی اجازت نہ تھی۔ ایک مقررہ تعداد سے زیادہ فوج رکھنے کا حکم نہ تھا۔ بعض اور ملکوں پر بھی اس قسم کی بعض پابندیاں تھیں۔ کئی ایسے معاہدات ہوئے جن کا مقصد ان دروازوں کو بند کرنا تھا۔ جو اس وقت کے مدبرین کی آراء کے مطابق آئندہ جنگ و جدال کا موجب ہو سکتے تھے۔ پھر آج بین الاقوامی عدالت کے قیام کو دنیا کے آئندہ امن عالم کی گارنٹی سمجھنے والے کیوں اس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ کہ پہلے بھی تو ایک ہیگ عدالت قائم ہوئی تھی کیا وہ اس باب میں مفید ثابت ہو سکی۔ کیا اس سے وہ مقصد حاصل ہو گیا۔ پھر لیگ آف نیشنز کا قیام بھی عمل میں آیا۔ مگر وہ بھی اس درد کا درماں ثابت نہ ہوا۔ اب پھر ایسی ہی باتیں کرنا اور اسی نقطۂ نگاہ سے دنیا کے امن کا رستہ تلاش کرنا آزمودہ را آزمودن والا معاملہ ہے۔

مسٹر فورڈ نے یورپ کے فیڈریشن کی تجویز پیش کی ہے۔ اور امریکہ کی مثال دی ہے۔ کہ اس نے اسی ذریعہ سے امن حاصل کیا۔ بے شک امریکن فیڈریشن نے امریکہ کو خانہ جنگی سے نجات دے دی۔ لیکن وہ دوسروں کی جنگ کی لپیٹ میں آنے سے تو اسے نہ بچا سکی۔ آج امریکہ کا جنگ میں شامل ہونا اس نسخہ کی ناکامی کا اعلان ہے۔ ہم مان لیتے ہیں کہ یورپین فیڈریشن کے قیام سے یورپ میں امن ہو جائے گا۔ لیکن باقی براعظموں کے ساتھ اس کی آویزش کے احتمال کے انسداد کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اور اس امر کی کیا گارنٹی ہے۔ کہ کسی اور ملک کے ساتھ یورپین فیڈریشن کی جنگ کا احتمال ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا۔

مسٹر فورڈ نے کیا ہی سچی بات کہی ہے۔ کہ یہ جنگیں اقتدار اور طاقت زر اور غلبہ حاصل کرنے کی ہوس کا نتیجہ ہیں"۔ مگر حیرت ہے کہ ایسی صحیح نبض شناسی کے بعد نسخہ تجویز کرنے میں وہ کیوں دوسری طرف چلے گئے۔ کیا یورپ میں فیڈریشن کا قیام اہل یورپ کے دلوں سے "اقتدار، طاقت، زر اور غلبہ حاصل کرنے کی ہوس" کو نکال سکتا ہے۔ کیا وہ ان کے سینوں اور دلوں کو پاک بنا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر مستقل امن کے لئے یہ بھی صحیح علاج نہیں۔

دراصل فساد کی جڑ فیڈریشن کا نہ ہونا نہیں بلکہ جیسا کہ مسٹر فورڈ نے بیان کیا اقتدار طاقت زر اور غلبہ حاصل کرنے کی ہوس ہے۔ دنیا میں اگر کبھی امن قائم ہو سکتا ہے۔ تو اسی ذہنیت کی تبدیلی سے۔ جب تک انسان کی فطرت سے ایسی ہوس خارج کرنے کا سامان نہ کیا جائے۔ امن کے قیام کی امید رکھنا فضول اور لاحاصل ہے۔ اور یہ اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جب تک دنیا سے رنگ و نسل اور ملک و ملت کی تمیز نہ اٹھا دی جائے۔ فیڈریشن کا نظریہ تو درست ہے لیکن اس کی یہ صورت نہیں ہونی چاہیئے کہ مختلف ممالک کو ایک مرکزی حکومت کے ماتحت کر دیا جائے۔ اور ان کی انفرادی حیثیت کی موجودہ صورت کو برقرار نہ رہنے دیا جائے۔ بلکہ اس کی صحیح صورت یہی ہے کہ خیالات میں یکسانیت اور اتحاد پیدا کیا جائے۔ ذہنیت کو ہموار کیا جائے اور تمام انسانوں تمام ملکوں اور تمام قوموں کو ایک ہی جیسا سمجھا جائے۔ یہی صحیح فیڈریشن ہے۔ اور اسی کے قیام سے صحیح معنوں میں امن قائم ہو سکتا۔ ورنہ امریکن طرز کی فیڈریشن بدامنی کے انسداد کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ جیسا کہ امریکہ کے لئے نہ بن سکی۔ یہی وہ نقطۂ نظر ہے جسے اسلام نے سب سے پہلے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس نے رنگ و نسل اور ملک و ملت کی تمیز کو اڑا دیا۔ گورے ۲۲

۲۲ اور کالے میں فرق نہ رکھا۔ اور معیار عزت کو یکسر بدل دیا۔ اس نے بتایا کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک سے تعلق کسی کے لئے وجہ عزت نہیں۔ بلکہ معزز ہونا یا نہ ہونا اس تعلق کے لحاظ سے ہے۔ جو بندہ اپنے خدا سے قائم کرتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا کی لذت انہیں کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں

"دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے۔ جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت کو پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں۔ کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جائے۔ یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے۔ اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جائے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں۔ اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے دنیا کا مقابلہ سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ اعلان میں نہیں مرتے۔ جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں۔ جو انہوں نے خدا کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں"۔

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان

اطفال احمدیہ کا آئندہ امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ماہ اکتوبر میں ہوگا۔ جس کے لئے دس شرائط بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حدیث النبی بطور نصاب مقرر ہیں۔ حدیث النبی بک ڈپو قادیان سے پونے تین آنے (۲/۳) پر مل سکتی ہے۔ اس کے لئے براہ راست مینجر صاحب بک ڈپو کو لکھا جائے۔ امتحان میں شریک ہونے والے بچے اپنے نام بمعہ ایک پیسہ فی کس فیس خاکسار کو بھجوا دیں۔

(خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال)

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ گو بخار میں پہلے کی نسبت کسی قدر تخفیف ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ شیخ صاحب کو صحت عطا کرے (۲) میری لڑکی حمیدہ بیگم بچہ پیدا ہونے کے بعد بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت عطا کرے۔ خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل

وصایا کی منسوخی کا اعلان

(۱) مولوی قدرت اللہ صاحب مبارک آباد ۸۲۲۴
(۲) چوہدری غلام قادر صاحب کالیوالی ۴۲۴۰
(۳) سید محمود شاہ صاحب منٹگمری ۳۳۷۹
(۴) میاں محمد ایوب صاحب کوئٹہ ۵۱۱۱
(۵) چوہدری رحمت اللہ چک ۴۲/۲۳ ۵۴۸۲
(۶) " غلام مصطفےٰ صاحب " ۵۴۸۷

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایاتِ شیخ محمد نصیب صاحب مہاجر قادیان

بتوسط صیغہ تالیف واشاعت قادیان

(۵۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ ریش اور سر مبارک پر ہفتہ میں دوبار مہندی لگایا کرتے تھے۔ حضور کو وسمہ کبھی نہیں لگایا۔ مگر جب اپریل ۱۹۰۸ء میں لاہور تشریف لے گئے اور وہیں حضور کا وصال ہوا۔ تو جب حضور کی نعش مبارک قادیان لائی گئی۔ اس وقت حضور کے وسمہ لگا ہوا تھا۔ داڑھی اور سر کے بال سیاہ تھے۔

(۵۹)

خدا کے وعدوں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یقین کامل تھا۔ جن دنوں کرم دین بھین ضلع جہلم کا مقدمہ گورداسپور میں چل رہا تھا۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے فتح کی بشارت دے رکھی تھی۔ مگر ایک دفعہ حاکم کی نیت بد پاکر خواجہ کمال الدین صاحب گھبرائے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہونچے۔ حضور اس وقت چارپائی پر لیٹے تھے۔ دوسرے دوست نیچے فرش پر بیٹھے تھے۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا۔ حضور! حاکم کی نیت خراب معلوم ہوتی ہے۔ یہ سنتے ہی حضور کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ حضور اُٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا۔ خواجہ صاحب! کیا وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈالے گا۔ مطلب یہ تھا۔ کہ وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ خدا نے ہماری نصرت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اس پر خواجہ صاحب خاموش ہو گئے ؛؛

(۶۰)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مکان میں جو اس وقت اس قدر وسیع نہ تھا۔ جتنا خدا کے فضل سے وسعت مکانات کے مطابق اب ہے۔ اپنے بہت سے احباب کو رہائش کے لئے اس میں سے جگہ دیتے اور خوش ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ۔ مرزا خدا بخش صاحب۔ میر نبی بخش صاحب بٹالوی۔ حافظ احمد اللہ خان صاحب رضؓ مولوی سید محمد احسن صاحب وغیرہ۔ مولوی محمد علی صاحب اور یہ خاکسار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان میں رہے۔ عدم گنجائش کی وجہ سے بعض ایسے بھی تھے۔ کہ ان کو جُدا مکان نہ دیا جاسکتا تھا۔ اُن کی مستورات گھر میں رہتی تھیں۔ اور مرد باہر مہمان خانہ میں گزارہ کرتے تھے۔ ان دنوں مہمان خانہ میں اس طرح زنانہ کوارٹر نہ تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تنگی، اور تکلیف برداشت کرتے۔ مگر اپنے احباب کو آرام پہونچاتے تھے ؛؛

(۶۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر مبارک کے کچھ بال میرے پاس محفوظ ہیں۔ جو حنا شدہ ہیں۔ اور حضور نے درخواست پر عطا فرمائے تھے۔ یہ عجیب بات ہے کہ قادیان میں میرے ہاں چوری ہوئی۔ برسات کا موسم تھا۔ چوروں نے یہ بال مبارک بھی چوری کے دوسرے مال کے ساتھ باہر زمین میں کیچڑ کے اندر دفن کر دیئے۔ آخر چور پکڑے گئے۔ اور سارا مال برآمد ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر مبارک کے بال بھی برآمد ہو گئے ؛؛

۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ میں محکمہ جرائم پیشہ میں چک ۲۷ - ۲ ایل متصل اوکاڑہ میں سپرنٹنڈنٹ تھا۔ اور وہاں میری عدم موجودگی میں میرے ہاں چوری ہوگئی۔ گرمی کا موسم تھا۔ چور خود آئے۔ اور خود ہی چلے گئے۔ گھر کے تمام ٹرنک جہاں رکھے تھے وہیں وہ ٹرنک بھی پڑا تھا۔ جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال رکھے تھے۔ وہ ٹرنک وزنی تھا۔ اور اس میں مال بھی تھا۔ مگر اسے ویسے ہی چھوڑ گئے۔ اور ہاتھ تک نہ لگایا۔ حالانکہ بعض ٹرنک ساتھ لے گئے۔ اور بعض کو جو نقب سے باہر نہ جاسکتے تھے۔ اندر ہی توڑ کر خالی کر کے مال لے گئے۔ مگر یہ ٹرنک۔ ان کی دست برد سے بالکل محفوظ رہا ؛؛

(۶۲)

ایک دفعہ حضرت اقدس نے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو بعد نماز جمعہ فرمایا۔ کہ دیہاتی لوگوں کو ٹھیٹھ پنجابی زبان میں تبلیغ کریں۔ حضرت مولوی صاحب نے وعظ شروع کیا۔ مگر چونکہ ان کی عادت پنجابی زبان میں تقریر کرنے کی نہ تھی۔ اس لئے نباہ نہ سکے۔ آخر حضور نے مولوی عبدالکریم صاحب کو فرمایا۔ کہ آپ تقریر کریں انہوں نے ٹھیٹھ پنجابی میں وعظ کیا۔ اور آخر تک نبھایا ؛؛

(۶۳)

میں نے نہیں دیکھا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی کسی کے نکاح کا خطبہ پڑھا اپنی حیات مبارک میں اپنے تین بچوں کے یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب حضرت صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ کے نکاح کئے۔ خود مجلس میں تشریف فرما رہے مگر خطبۂ نکاح حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ ہی پڑھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نکاح قادیان میں نہیں بلکہ رڑکی میں ہوا تھا ؛؛

(۶۴)

ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام احباب کے مجمع میں مسجد مبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لڑکوں سے کھیلتے اور ہنستے ہوئے آئے۔ اور حضور کی گود میں بیٹھ گئے۔ مگر جب انہیں وہ ہنسانے والی بات یاد آتی۔ تو بے اختیار ہنستے۔ ایک دو دفعہ ایسا ہوا۔ کہ وہ ہنسی ضبط نہ کر سکے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میاں مجلس میں ادب سے بیٹھنا چاہیئے۔ ورنہ مجلس سے چلے جاؤ۔ جب حضرت میاں صاحب نے دیکھا۔ کہ ہنسی ضبط نہیں کر سکتے۔ تو اُٹھ کر چلے گئے ؛؛

(۶۵)

جب حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کر لیا۔ تو حضرت نانا جان نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اب ان کو کیا کرنا چاہیئے حضور نے فرمایا۔ میر صاحب! ان کو ڈاکٹری پاس کرائیں۔ کیونکہ اس کام میں روٹی بھی مل جاتی ہے۔ اور مخلوق خدا کی خدمت کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ چنانچہ آپ کو خدا تعالیٰ نے رزق بھی خوب دیا۔ اور مخلوقِ خدا کی خدمت کا بھی موقعہ خوب ہی بخشا ؛؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا انتباہ

مستقل چندوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والوں کو

تحریکِ جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتدا میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقعہ پر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بوضاحت فرما دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا جو اپنے دوسرے چندہ کے بجائے ادا کریں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دیں گے۔ پھر فرمایا "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچانے والے ہوں گے ؛

حضور کے اس منشاء کے ماتحت امید ہے۔ کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پسِ پشت نہیں ڈالیں گے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو باوجود لازمی چندوں کے بقایا دار ہونے کے یا شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کرنے کے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہیں۔ تو جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کو چاہیئے۔ کہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جاسکے ؛؛

ناظر بیت المال۔ قادیان۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مزار مبارک مسیح موعود علیہ السلام اور غیر مبایعین

شیعہ اصحاب سے جب کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک اگر اصحاب ثلاثہ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نعوذ باللہ غاصب ظالم اور منافق تھے۔ تو پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور وفات ہر دو صورتوں میں ان بزرگوں کو آنحضور کی رفاقت اور معیت نصیب ہوئی۔ جو آیت ثم لایجاورونک فیہا الا قلیلا (احزاب) کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور یہ امر ایسا ہے جو صحابہؓ کرام کی بہت بڑی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے تو وہ اس کا کچھ جواب نہیں دے سکتے اسی طرح ہم غیر مبایع اصحاب سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ مبایعین کو منافق غالی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے منحرف قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ فضیلت جو مُبایعین اور قادیان والوں کو حاصل ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی اور حضور کی وفات کے بعد حضور کی رفاقت اور معیت میں ہیں۔ اس کا ان کے پاس کیا جواب ہے۔ قادیان جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرکز قرار دیا (الوصیت) وہ مبایعین کا مرکز ہے اور یہاں سے خلیفہ وقت کے انتظام کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق اشاعت ہدایت کا کام ہو رہا ہے۔ بہشتی مقبرہ جو مومن و منافق میں فرق کرنے والا ہے (الوصیت) اس کا انتظام مبایعین کے ہاتھ میں ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار مبارک بہشتی مقبرہ میں ہے۔ جس سے غیر مبایعین کو کچھ سروکار نہیں بلکہ جن اصحاب نے ان میں سے وصیتیں کر رکھی تھیں وہ بھی منسوخ کرا چکے ہیں۔ اب صرف مبایعین وصیت کراتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کا مرنے کے بعد قرب حاصل کرتے ہیں

پس ہمارا غیر مبایعین سے یہ سوال ہے۔ کہ جب مذکورہ امور ایسے ہیں جو حق و باطل میں فرق کرنے والے ہیں۔ تو غیر مبایعین سوچیں کہ وہ کدھر جا رہے ہیں۔ کیا یہ تو نہیں کہ وہ ایمان کا نام نفاق اور کفر۔ اور کفر اور نفاق کا نام ایمان رکھ رہے ہیں ایسے ہی حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مخالفین سے فرمایا

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

غیر مبایعین کے رویہ پر کتنا افسوس ہے۔ بے شک انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور اصحاب قادیان سے مخالفت اور عناد ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کا تو وہ بھی دم بھرتے ہیں۔ اور دعوے کرتے ہیں۔ پھر کیا ضروری نہیں۔ کہ وہ اپنی محبت کا ثبوت دیں۔ حضور کی زندگی میں وہ قادیان آکر آپ کی ملاقات اور زیارت کو ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن وفات کے بعد کیا ہوا۔ کہ وہ آپ کے مزار مبارک کے قریب دفن ہونا پسند نہیں کرتے۔

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہوگئے
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار

خاکسار قمر الدین قادیان

افسوس ناک غلطی کی تصحیح

الفضل ۱۸ جولائی میں "ذکر حبیب" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کی ایک روایت میں جناب مرزا احسن بیگ صاحب کا بھی ذکر ہے۔ یہ مضمون مرتب کرنے والے صاحب نے ناواقفیت کی وجہ سے جناب مرزا صاحب کے نام کے ساتھ مرحوم کا لفظ لکھ دیا۔ اور افسوس ہے کہ اسی طرح اخبار میں شائع ہو گیا۔ حالانکہ خدا کے فضل سے جناب مرزا صاحب بخیر و عافیت ہیں دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ان کو لمبی عمر عطا کرے اور صحت و عافیت سے رکھے۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

سوسائٹیوں میں شمولیت

ایام زیر رپورٹ میں متعدد مرتبہ مختلف سوسائٹیوں کے اجلاسات میں شامل ہوا۔ ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کی تین چار میٹنگز میں گیا۔ چار مارچ کو جو میٹنگ ہوئی۔ اس میں مسلمانانِ ہند کے پولٹیکل مطالبات کے موضوع پر ایک پرچہ پڑھا گیا۔ سیکرٹری ایسوسی ایشن نے مجھے بھی ڈسکشن میں حصہ لینے کے لئے لکھا تھا۔ میں نے موجودہ خطرہ کے پیش نظر کہا کہ ہندوستان کے متعلق جلدی فیصلہ کرنا چاہیئے نیز سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کا جو انہوں نے کارونیشن کے موقعہ پر یہاں براڈکاسٹ کی تھی حوالہ دے کر کہا۔ کہ انہوں نے اس وقت ہی اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ ہندوستان کو جس قدر جلد ممکن ہو۔ آسٹریلیا۔ کینیڈا وغیرہ کی طرح ڈومینین سٹیٹس دے دینی چاہیئے۔ پھر میں نے مسلم و ہندو اختلافات کا ذکر کر کے کہا کہ اس وقت حکومت کے لئے فائینل اور قطعی طور پر فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے دوسری ڈومینین کی طرح ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ اور کانسٹی ٹیوشن کے سوال کو معاً جنگ کے بعد طے کرنا چاہیئے ؛

کانگرس فار سٹڈی آف ریلیجنز میں ایک شخص نے اتھارٹی اور ریلیجس فریڈم کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اس پر میں نے بھی چند سوالات کئے۔ پھر مسٹر فشر نے مختصر سی تقریر کی۔ جس کا مفاد یہ تھا کہ بائیبل اور قرآن کے الفاظ پر زور نہیں دینا چاہیئے۔ بعض باتیں ان کے مؤلفوں نے ایسی کی ہیں۔ جو سائنس کے خلاف ہیں۔ میں نے کہا اس تقریر کا مفاد یہ ہے۔ کہ تمام اہل مذاہب جو اپنی الہامی کتب کو فائینل اتھارٹی سمجھتے ہیں۔ حق پر نہیں ہیں۔ پھر میں نے قرآن مجید کے متعلق کہا کہ اس میں کوئی بات سائنس کے خلاف نہیں ہے ؛

سر سٹیفورڈ کرپس کا مشن

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سر سٹیفورڈ کے مشن کے متعلق مجلس مشاورت کے موقعہ پر جن خیالات کا اظہار فرمایا۔ وہ یہاں ڈیلی ٹیلیگراف نے شائع کئے۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم دہلی نے یکم جون کو لکھا کہ سر سٹیفورڈ کرپس کے مشن کے متعلق ہندوستانیوں کو بڑی امیدیں لگی ہوئی تھیں کہ وہ ہندوستانی مشکل کو قطعی طور پر حل کر دیگا لیکن اب امید کی بجائے سب پارٹیوں میں کم و بیش یاس و نومیدی کے گہرے رنج کا احساس پایا جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تار جو چیف منسٹر کے نام بھیجا تھا۔ اور یہاں کے اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ جو تجویز پیش فرمائی تھی۔ اگر اس پر عمل کیا جاتا۔ اور گورنمنٹ اپنے فیصلہ کا اعلان کر دیتی۔ جیسا کہ پہلے کرتی رہی ہے اور تفاصیل کو جنگ کے خاتمہ تک ملتوی کر دیتی۔ تو موجودہ حالت سے وہ حالت بہتر ہوتی ؛

تار بنام اخبار انقلاب

سر سٹیفورڈ کے مشن کی تجاویز مسلمانوں کے حق میں جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مفید نہ تھیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ انگلستان اور امریکہ وغیرہ میں کانگرس نے پروپیگنڈا کا انتظام کیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ایک ٹائمز نے جو ہمارا دوست ہے کہا۔ کہ

وی۔ پی وصول کر کے آپ اپنے قومی پریس کو تقویت پہنچاتے ہیں لہٰذا وی۔ پی ضرور وصول فرمالیجیے

امریکہ کے ایک رسالے کے ایڈیٹر نے ہندوستان کے متعلق مضمون لکھنے کے لئے کہا۔ لیکن اس نے پہلے سے یہ شرط لگائی۔ یا یہ کہا کہ ان کے لکھنے کے بعد اس نے مضمون کو اس لئے شائع نہ کیا۔ کہ اس میں کانگرس کے بھی خلاف تھا۔ یہاں کانگرس کے نمائندے میٹنگز کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض پارلیمنٹ کے ممبر بھی ان کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا ایسا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے یہاں کی پبلک مسلمانوں کے مطالبات سے بالکل واقف نہیں۔ جب یہ اعلان ہوا۔ کہ حکومت ہندوستان کے متعلق اپنے فیصلہ کا اعلان کرنے والی ہے۔ اس وقت یہاں کے پریس میں کانگرس کی تائید میں بہت کچھ لکھا جا رہا تھا۔ کیونکہ ہندوستان کی ایجنسیاں۔ اور اخباروں کے رپورٹرز کانگرسی لیڈروں سے اپنے انٹرویوز اخبارات کو بھیج رہے تھے۔ اور پارلیمنٹ کے بعض ممبر بھی ان کے مطالبات کو تسلیم کرنے پر زور دے رہے تھے۔ اور ایک لارڈ نے تو ہاؤس آف لارڈز میں یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی کوئی نمائندہ نہیں ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔ اور ادھر مسلمانوں کی طرف سے کچھ نہیں شائع ہوتا تھا۔ اس لئے میں نے انقلاب اور سن رائز کو تار دیا تھا۔ کہ مسلم لیڈر اپنے مطالبات پرائم منسٹر کو بذریعہ تار بھیجیں۔

حوریں اور پردہ

مس جانس نے جو ایک احمدی کی رشتہ دار ہیں۔ برسٹل میں رہتی ہیں۔ اور گزشتہ عید کے موقعہ پر یہاں آئی تھیں۔ مجھے لکھا کہ اس کے والد نے کہا ہے۔ کہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ البتہ حوریں ہوں گی۔ میں نے اس کے متعلق قرآن مجید کے حوالجات سے تفصیلی جواب دیا جس کے جواب میں اس نے لکھا۔ کہ اس نے اپنے والد کو خط دکھایا۔ اور اس نے اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ نیز لکھا کہ جواب بہت تسلی بخش ہے۔ پھر پردہ کے متعلق سوال کیا۔ جواباً میں نے اس کی حکمت بیان کی۔ اس نے جواب دیا۔ کہ پردہ کی حکمت جو آپ نے لکھی ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور اس سے فیملی لائف بہت اچھی ہوتی ہے۔ یہاں یوروپ میں فیملی لائف اسی وجہ سے اچھی نہیں ہے۔ مگر موجودہ حالت میں یورپین عورت کو پردہ کرنا نہایت مشکل امر دکھائی دیتا ہے۔ اس کو اور لٹریچر بھی بھیجا گیا ہے

وضو اور شراب کے متعلق سوال

ایک شخص نے وضو کے متعلق سوال کیا۔ کہ یہاں کے لوگوں کو جو روزانہ نہاتے۔ اور بالکل صاف رہتے ہیں۔ وضو کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا یہاں کے لوگوں کو بہ نسبت عربوں اور ہندوستانیوں کے وضو کرنا زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ وضو صرف ظاہری صفائی کے لئے ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اور مقاصد بھی ہیں۔ یہاں کے لوگ اپنے اپنے دنیوی کاروبار میں اس قدر منہمک ہیں۔ کہ لنچ کے وقت بھی ان کی گفتگو اپنے کاروبار کے متعلق ہی ہوتی ہے۔ اگر ایسے لوگوں کو بغیر وضو کے نماز پڑھنے کی اجازت ہو۔ تو نماز میں بھی ان کے دل میں اپنے کاروبار کے ہی خیالات آتے رہیں۔ اور حضوری قلب انہیں کبھی میسر نہ ہو۔ لیکن پہلے خیالات کی رو کو روکنے اور روحانی خیالات کی رو جاری کرنے کے لئے نماز سے پہلے وضو رکھا گیا ہے۔

مسٹر سٹوک ایک نوجوان ہیں۔ جو کتاب احمدیت کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب اپنے ایک دوست کو جو عالم ہیں۔ اور ویلز میں رہتے ہیں مطالعہ کے لئے بھیجی تھی۔ اس نے اسے خط میں لکھا۔ کہ اسلام بہت اچھا مذہب ہے۔ لیکن اس میں شراب کو منع کیا گیا ہے۔ حالانکہ میں جب پیتا ہوں۔ تو میری روحانیت بڑھتی ہے۔ میں نے اس کا مفصل جواب دیا۔ اور کہا کہ قرآن مجید میں تو اسے روحانیت کے مخالف قرار دیا گیا ہے۔ اور نشہ کی حالت میں نماز سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اور تورات میں ان لوگوں کو جو پریسٹ تھے۔ اور روحانی سمجھے جاتے تھے۔ شراب پینے کی اجازت نہ تھی۔ میں نے کہا شراب پی کر ان کا یہ خیال کرنا کہ وہ روحانیت میں بڑھ رہے ہیں۔ بالکل ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ مصر میں بعض افیونی اور چرسی دریا کے کنارے زمین پر مست پڑے ہوئے خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ عرش پر پہونچے ہوئے ہیں۔ غرض کہ ایسی نشہ آور چیزوں کو روحانیت سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

چائے کی دعوت

سر ایڈورڈ میکلگن ہماری جماعت سے بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ اور ہمیشہ دوستانہ طریق سے ملتے ہیں۔ جنگ سے پہلے عید کے موقعہ پر جو ہم جلسہ کیا کرتے تھے۔ اس میں وہ تشریف لاتے رہے۔ اور مرزا سعید احمدؒ صاحب مرحوم ومغفور کی عیادت کے لئے بھی ہسپتال میں آئے تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے مکان پر چائے کی دعوت دی تھی۔ اور اپنے بعض رشتہ داروں کو بھی مدعو کیا تھا۔ لیڈی میکلگن سے میں نے جاتے ہی کہہ دیا۔ امید ہے کہ اگر میں مصافحہ نہ کروں۔ تو آپ برا نہیں منائیں گی۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہم مصافحہ نہیں کرتے۔ اس کے بعد جو عورتیں آتیں۔ دروازہ کھولتے ہی انہیں سمجھا دیتی تھیں۔ سر ایڈورڈ باہر گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ تو لیڈی میکلگن نے ان سے کہا۔ یہ تو مصافحہ نہیں کرتے۔ انہوں نے جواب دیا ہم کر لیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا اسلامی قانون کے مطابق مرد مردوں سے۔ اور عورتیں عورتوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔ پھر سر ایڈورڈ نے ذکر کیا۔ کہ جب وہ پنجاب کے گورنر تھے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ان سے ملنے کے لئے گئے تھے۔ اور پندرہ بیس منٹ تک گفتگو ہوئی تھی۔ اور کہا کہ اب میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ حضور سے مجھے گفتگو کا موقعہ مل گیا تھا۔ اور ملاقات بھی ہو گئی تھی۔

ہندوستانی احمدی دوست

ایام زیر رپورٹ میں ان احمدیوں میں سے جو رائل انڈین نیوی اور رائل انڈین آرمی میں کام کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دوست مسجد کی زیارت اور ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ سید نذیر احمد سکنہ معین الدین پور ضلع گجرات۔ عبد اللہ مالاباری اور حبیب احمد مالاباری۔ چودھری بشیر احمد صاحب ضلع گجرات۔ اور صوبیدار بابو سلیم اللہ صاحب۔ انکے علاوہ ایم احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کالی کٹ مالابار کے بھتیجے مسٹر ایم محی الدین صاحب۔ جو صنعتی کام سیکھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں ملنے کے لئے تشریف لائے۔ تمام دوستوں نے احباب سے اپنے بخیر وعافیت ہندوستان پہونچنے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

تین نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں تین انگریز نوجوان مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے مسجد دیکھنے کے بعد مذہبی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے بہت سے سوالات دریافت کئے۔ جن کے جواب دئیے گئے مطالعہ کے لئے انہیں کتابیں دی گئیں۔ اس کے بعد ہر اتوار کو آتے رہے۔ اور سوالات دریافت کرتے رہے آخر ڈیڑھ ماہ کے بعد سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ جن کے نام معہ اسلامی ناموں کے مندرجہ ذیل ہیں۔ مسٹر منصور احمد کپرڈ۔ مسٹر ناصر احمد سکونر اور مسٹر حمید احمد لینڈ۔ دوستوں سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالے انہیں استقامت بخشے۔ آمین

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

ہر قسم کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں حرج ہونے کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ اور وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جائیں گی۔ چنانچہ مفصلہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے جولائی کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ انکو چاہیئے کہ فوراً ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ کیلئے ایسا التزام کریں کہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچ جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر قسم کا چندہ معہ اس کی تفصیل کے بجائے راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔ لاہور۔ فیض باغ گڑھی شاہو متفرق جھنگ شہر۔ شاہپور۔ جالندھر شہر۔ ہوشیارپور۔ سکھر۔ اٹاوہ۔ میرٹھ۔ سہارنپور منصوری۔ مراد آباد۔ رامپور۔ امروہہ جمشید پور۔ بنگلور۔ ننگل خورد۔ قادر آباد۔ سمبڑیال۔ ڈسکہ۔ ننکانہ صاحب۔ گوجرہ۔ چکوال۔ پنڈ دادنخان۔ مارٹن انڈس۔ پنڈی گھیب۔ چک اہوال۔ بہاولنگر۔ دیپالپور۔ صدر گوگیرہ۔ چیچہ وطنی۔ ریٹالہ خورد۔ فرید کوٹ موگہ۔ زیرہ۔ کوٹ کپورا۔ بلب گڑھ۔ سامانہ۔ محمود پور۔ کلانور۔ کاٹھگڑھ۔ پونچھ۔ اکھنور۔ بارہ مولا۔ نسیم آباد محمود آباد فارم۔ میرپور خاص۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ منور آباد اسٹیٹ۔ کنری (سندھ) جودھپور۔ انجولی۔ خانپور ملکی

[illegible] ناظر بیت المال قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ امان ۱۳۲۱ھش

شعبہ تربیت و اصلاح

مرکزی مساعی:۔ اس ماہ سب سے زیادہ زور نمازوں کی پابندی پر دیا گیا۔ سست اراکین کو سمجھایا گیا۔

مقامی مجالس:۔ دارالبرکات شرقی:۔ نماز باجماعت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی نیز تفسیر کبیر کا درس جاری رہا۔ انسداد حقہ نوشی کی طرف بھی توجہ کی گئی۔ دارالبرکات تفسیر کبیر بخاری اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس میں اراکین شامل ہوتے رہے۔ انسداد حقہ نوشی کے لئے مختلف تجاویز پر عمل کیا گیا۔ نماز باجماعت کی طرف اراکین کو توجہ دلائی جاتی رہی۔ دارالرحمت:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے درس کا انتظام باقاعدہ رہا۔ حقہ نوشی کا انسداد کیا گیا۔ دارالفتوح:۔ انسداد آوارہ گردی کیا گیا۔ صبح کی نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ جمعہ کی نماز میں دیر سے جانے والوں کو تنبیہ کی گئی۔ مسجد اقصیٰ:۔ وقتاً فوقتاً اصلاحی تقاریر کروائی گئیں۔ مسجد فضل:۔ صبح کی نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ سست احباب بفضل تعالیٰ پہلے سے چست ہو گئے ہیں۔ دارالشیوخ:۔ درس بخاری شریف میں تمام اراکین شامل ہوتے رہے۔

بیرونی مجالس:۔ دھلی۔ نماز باجماعت کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کا خاص خیال رکھا گیا۔ اخلاقی اصلاحات کے بارہ میں لیکچروں کا سلسلہ جاری رہا۔ چک ۹۹ شمالی۔ اراکین کو اسلامی شعار کو اختیار کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ اوڑ۔ داڑھی رکھنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ انسداد حقہ نوشی کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔ گوجرانوالہ۔ انسداد حقہ نوشی کے لئے خاص کوشش جاری رہی۔ تربیتی اجلاس بھی کئے جاتے رہے۔ کوٹ آغاخان۔ مختلف ذرائع سے اراکین کی اصلاح کے پروگرام پر عمل کیا جاتا رہا۔ انسداد حقہ نوشی کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ گھٹیالیاں انسداد حقہ نوشی کا خاص خیال رکھا گیا۔ تربیتی اجلاس منعقد کئے جاتے رہے۔ چک ۱۱۷ جنوبی تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ انسداد حقہ نوشی کی طرف توجہ کی گئی۔

شعبہ تجنید

ماہ زیر رپورٹ میں قادیان کے ۱۶ اور بیرون کے ۱۹ نئے اراکین مجلس میں شامل ہوئے اخبار الفضل میں ایک اعلان شائع کروایا گیا۔ جس میں نوجوانان جماعت کو مجلس خدام الاحمدیہ میں شمولیت کے لئے ترغیب دلائی گئی۔

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

مقامی مجالس:۔ دارالبرکات شرقی۔ ایک رکن ورزش کے لئے جاتا رہا۔ اکثر صبح سیر کو جاتے ہیں۔ دارالفتوح۔ تمام ورزشی اجتماع باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ حاضری بارہ تیرہ کے قریب رہی۔ دارالرحمت۔ تھوڑی تعداد میں ممبران ورزشی اجتماع میں شامل ہوتے رہے۔ دارالبرکات اراکین زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ دارالشیوخ۔ عصر کے بعد والی بال اور میروڈبہ کھیلا جاتا رہا۔

بیرونی مجالس:۔ چک ۹۹ شمالی۔ خدام سائیکل ریس کی مشق کرتے رہے۔ ایک خادم میلہ منڈی سرگودھا میں اول رہا کشتی میں بھی اول رہا۔ گوکھووال۔ انفرادی طور پر ممبران ورزش کرتے رہے۔ جالندھر۔ ایک ہفتہ کشتی۔ چھلانگ اور کبڈی کی مشق کی جاتی رہی۔ کٹک۔ نشانہ بازی اور تیرنے کی مشق کی جاتی رہی۔ کانپور۔ مجلس کے زیر انتظام ورزش باقاعدہ رہی۔ کیرنگ۔ علیل کی ٹریننگ دی جاتی رہی۔ کراچی فٹ بال لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ اور کبڈی کی مشق کرائی جاتی رہی۔ داتہ زید کا۔ کشتی ہوتی رہی۔ کریام۔ ممبران روزانہ سیر کو جاتے رہے۔ لائلپور۔ انفرادی ورزش کی طرف ممبران کو توجہ دلائی جاتی رہی۔

شعبہ اطفال

مقامی مجالس:۔ دارالبرکات۔ اطفال نمازوں میں باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔ دارالرحمت امتحانات کی وجہ سے عموماً رخصت رہی صرف چار دن اجتماع ہو سکا۔ دارالفتوح۔ امتحان کی وجہ سے عموماً کام بند رہا۔ ہاں نمازوں میں باقاعدگی سے اطفال شامل ہوتے رہے۔ دارالفضل۔ پروگرام پر عمل ہوتا رہا۔ دارالبرکات۔ جلسوں میں شامل ہوتے رہے غیر اراکین کی بھرتی کے لئے جلوس نکالے گئے۔ نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ حلقہ مسجد اقصیٰ۔ چند اطفال کو نماز سکھائی گئی۔ دارالانوار۔ اطفال کو نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ حلقہ مسجد فضل عمل اجتماعی میں حصہ لیتے رہے ناصر آباد۔ عموماً رخصتوں پر اطفال گھر گئے ہوئے تھے۔

بیرونی مجالس:۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ ورزشی مقابلہ ہوا۔ اور دینی تعلیم کا خاص اہتمام رہا۔ سونگھڑہ ضلع کٹک۔ خدام کے ساتھ مل کر اطفال کام کرتے رہے۔ کیرنگ ہر روز باقاعدہ دینی تعلیم۔ نماز باترجمہ وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔ کراچی۔ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا رہا۔ دنیاپور ملتان۔ بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی رہی۔ داتا زید کا۔ اطفال کو تعلیم دی جاتی ہے۔ سید والہ۔ اطفال نماز کا ترجمہ یاد کرتے ہیں۔ نماز باجماعت پڑھنے کی ترکیب سکھائی جاتی ہے۔ گوجرانوالہ شہر اطفال کا ایک وفد تبلیغ کے لئے ایک گاؤں میں گیا۔ اطفال نے ۳۰ آدمیوں کو پانی پلایا۔ ایک نالی بنائی۔ مسجد کی صفائی کی۔ پانچ عارضی راستے بنائے گئے۔ اوڑ ضلع جالندھر عمل اجتماعی میں خدام کے ساتھ شریک ہوئے۔ گوکھووال چک ۱۲۱ میں صبح باقاعدگی سے اطفال تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔ لائلپور۔ نماز باجماعت کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

مرکزی مساعی:۔ مربیان کی ہفتہ وار میٹنگ ہوئی۔ جھنڈا جنگ کے لئے اطفال کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خلیل احمد صاحب ناصر اور مولوی بشیر احمد علی صاحب نے تقریریں کیں۔ محلہ جات میں سیکرٹریان کے انتخاب کئے گئے۔

شعبہ ایثار و استقلال

مقامی مجالس:۔ دارالبرکات شرقی میں خدام جنازوں میں شریک ہوئے۔ دارالفتوح دارالبرکات اور مسجد اقصیٰ میں خدام نمازوں میں باقاعدہ رہے۔

بیرونی مجالس:۔ دھلی۔ ڈائری سسٹم جاری کیا گیا۔ اور ۸ خدام اسپیر کار بند ہوئے۔ چک ۹۹ شمالی میں تبلیغ کی طرف توجہ دی گئی۔ اوڑ۔ عام خادموں میں استقلال پیدا کیا گیا سونگھڑہ۔ تبلیغ کی طرف زور دیا گیا۔ کیرنگ۔ پندرہ اشخاص کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ کراچی۔ تبلیغ کے علاوہ جماعت کے کاموں میں مدد دی گئی۔ کنڈ اگھاٹ۔ داتہ زید کا۔ سید والہ گوجرانوالہ۔ مدرسہ چٹھہ اور کریام میں نمازوں پر خاص زور دیا گیا۔ کوٹ آغاخان میں خدمت خلق کی طرف خاص توجہ کی گئی۔

(جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری گذارش

جن احباب نے وی۔ پی رکوا کر الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد ادائیگی فرما دیں۔ بعض احباب وعدہ کر کے پھر بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان سے ہماری گذارش ہے کہ موجودہ صورت حالات میں اس قسم کا تساہل بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ ان صبر آزما مشکلات کے دور میں ہم سے ہر ممکن تعاون کریں۔ اُمید ہے۔ آئندہ کوئی دوست بھی چندہ کی بروقت ادائیگی میں غفلت سے کام نہ لیں گے۔

(مینجر)

سیّد محمد علی شاہ صاحب فوری توجہ فرمائیں

سید محمد علی شاہ صاحب سابق انسپکٹر بیت المال کا پتہ مطلوب ہے۔ ان سے ایک نہایت ہی ضروری کام ہے۔ اگر یہ اعلان سید صاحب موصوف کی نظر سے گذرے تو وہ یا اور کوئی صاحب جو انکے پتے سے واقف ہوں اس اعلان کو پڑھیں تو براہ کرم فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں اطلاع دیں۔ ضلع ہوشیارپور اور ضلع منٹگمری کی جماعتیں خصوصیت سے توجہ کریں۔ امید ہے جملہ احباب اس طرف فوری توجہ فرما کر شاہ صاحب کے متعلق ضروری اطلاع بہم پہنچانے کی کوشش کرینگے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیتیں!

نوٹ :- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۶۲۲۴ :- منکہ برکت بی بی زوجہ عبدالکریم صاحب ڈار قوم ڈار عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میرے پاس اس وقت مبلغ -/۴۳۰ روپے نقد ہیں۔ میں اس رقم کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر ان -/۴۳۰ روپے سے کوئی آمدنی کا ذریعہ پیدا ہوا۔ تو اس کا آمدنی کا بھی ۱/۳ حصہ وصیت کی صورت میں ادا کر دیا جائے گا۔ نیز مبلغ -/۷۰۰ روپے نقد میں نے اپنے خاوند کو قرضہ دیا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ گویا میرے ذمہ واجب الادا رقم ۱۶۱/۶/۹ روپے ہوئی۔ میں کوشش کرونگی۔ کہ یہ رقم ایک سال کے اندر اندر ادا ہو جائے۔

حق مہر میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ اور میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی ادائیگی کے میرے ورثاء ذمہ وار ہونگے۔ نیز میرے پاس اس وقت کچھ زیور بھی ہے جس کا وزن قریباً دو تولہ ہے۔ اس کی قیمت اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ یہ کل رقم انشاء اللہ ایک سال کے اندر ادا کر دونگی۔ الامۃ۔ برکت بی بی بقلم خود۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد بخش دارالرحمت۔ گواہ شد۔ غلام محمد صدر محلہ دارالرحمت۔

نمبر ۶۲۰۸ :- منکہ لطیف احمد احمدی ولد الطاف حسین صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی بلیماراں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اس وقت عارضی طور پر ایک پرائیویٹ کمپنی میں ملازم ہوں۔ اور مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار تنخواہ پاتا ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ حصہ وصیت کا ادا کر دیا ہوگا۔ تو وہ اس میں سے منہا سمجھا جائیگا۔ العبد۔ خاکسار لطیف احمد بقلم خود

گواہ شد۔ مرزا امیر احمد۔ گواہ شد۔ سید ارتضیٰ علی

نمبر ۶۲۲۸ :- منکہ امۃ الرحمن سلطانہ زوجہ مرزا احمد شفیع صاحب بی۔ اے قوم قریشی صدیقی عمر ۲۱½ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ زیور کی تفصیل یہ ہے۔ چوڑیاں طلائی ۲½ تولہ سنگار پٹی طلائی ۲½ تولہ کانٹے ایک تولہ دست بند ۲½ تولہ گلے کا ہار یعنی نکلس ۳½ تولہ انگوٹھیاں طلائی ایک تولہ۔ یہ کل زیور وزنی قریباً چودہ تولہ اور قیمتی اندازاً چھ سو پچاس روپیہ ہے۔ اس طرح کل جائیداد منقولہ کی میزان ایک ہزار چھ سو پچاس روپیہ ہوتی ہے۔ میں اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد بھی ثابت ہو خواہ منقولہ یا غیر منقولہ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنی وصیت میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کردوں گی۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ میں مجرا سمجھی جاوے گی۔ الامۃ۔ امۃ الرحمن سلطانہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ مرزا احمد شفیع بی۔ اے۔ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان خاوند موصیہ گواہ شد۔ مرزا محمد شفیع پنشنر محلہ دارالبرکات

نمبر ۶۲۲۶ :- منکہ خورشید بیگم زوجہ چوہدری محمد فضل داد صاحب ٹیچر ہائی سکول قوم ارائیں عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میرا مہر مبلغ پانصد روپیہ ہے جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے موضع ٹالیہ میں میں نے مبلغ چار صد روپیہ کی زمین گروی لی ہوئی ہے۔

قادیان میں ایک قطعہ اراضی قیمتی مبلغ ساڑھے تین صد روپیہ کا ہے۔ اسکے علاوہ دو صد روپیہ میرے پاس نقد ہے۔ لچھیاں ۴۲ تولہ نقری قیمتی -/۱۵ اور کانٹے طلائی ۱۰½ ماشے کے قیمتی مبلغ -/۴۵ روپے اس تمام جائیداد کی جو کہ پندرہ صد دس روپے بنتے ہیں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اس حصہ وصیت کو اپنی زندگی میں ادا کرنیکی کوشش کرونگی۔ اگر میں اسکو اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو میرے مرنیکے بعد میری جائیداد میں سے اس حصہ وصیت کی رقم کو منہا کر دیا جائے۔ اسکے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد بھی کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ۔ خورشید بیگم بقلم خود۔ گواہ شد محمد فضل داد عفی عنہ ٹیچر ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد نور احمد کلرک بیت المال۔ گواہ شد اللہ داد بقلم خود دارالعلوم

نمبر ۶۲۲۵ :- منکہ سادہ بیگم بنت عبدالسبحان صاحب مرحوم زوجہ غلام قادر صاحب تشرق قوم شیخ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن بنگلور حال سکندر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت زیور وغیرہ ایک سو روپیہ (۲) حق مہر ایک سو پچیس روپیہ جو ابھی میرے خاوند غلام قادر صاحب تشرق کے ذمہ ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ غیر منقولہ نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۳ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار

ملنے کا پتہ ← دواخانہ نورالدینؓ قادیان

دواء نعمت الٰہی

حضرت حکیم الامتؓ کا ایک بےنظیر مجرب نسخہ

اولاد نرینہ یقیناً ایک الٰہی نعمت ہے

اس دوا کے استعمال سے بفضل الٰہی لڑکے پیدا ہوتے ہیں

اولاد نرینہ کے خواہشمندوں کے لئے ایک بے نظیر تحفہ ہے

قیمت مکمل کورس جس کا استعمال پوری مدتِ حمل میں کرنا ضروری ہے دس روپیہ

ایک بالکل تازہ ترین شہادت :- میں نے حضرت خلیفہ اولؓ کا نسخہ "دواء نعمت الٰہی" دواخانہ نورالدینؓ قادیان سے لیکر اپنی اہلیہ کو کھلایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین لڑکیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے تندرست لڑکا عطا فرمایا۔ میرا پہلے ایسے نسخوں پر اعتماد نہ تھا۔ لیکن اپنی اہلیہ کے کہنے پر "دواء نعمت الٰہی" استعمال کرائی۔ تو اب یقین ہوگیا ہے کہ خداوند کریم نے اس دوا میں معجزانہ اثر رکھا ہوا ہے۔ الحمد للہ

خاکسار :- خلیل الرحمن سیٹھی سوداگر چوب قادیان ۸/۷/۴۲

میک لائٹ تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے ہر گھر میں اس کی موجودگی ضروری ہے

میک ورکس قادیان

B.16

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۱۱ اگست رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ قریباً تمام محاذ پر گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں روسیوں کی حالت قدرے سدھر گئی ہے۔ اور وہ ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ مائیکوپ کے تیل کے میدان میں لڑائی بہت زور کی ہو رہی ہے۔ ورونیش کے محاذ پر جرمن اور فوجیں لے آئے ہیں۔ مگر ڈان کے جنوبی کنارے پر روسی جرمن قلعہ بندیوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ اور کئی مقامات پر ڈان کو پار بھی کر چکے ہیں۔ ماسکو کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ کا ایک دستہ بھی میدان میں آ رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ اگست۔ امریکہ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکن فوجیں سالومن کے جزائر میں اترنے میں کامیاب ہو گئیں۔ ان جزائر پر قابض رہ کر دشمن آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیانی رستہ کو اتحادیوں کے لئے پرخطر بنا سکتا ہے امریکن فوجیں اچانک ٹلاگی کے علاقہ میں اتر گئیں۔ دشمن نے بہت جلد جوابی حملہ کیا۔ خیال ہے۔ کہ امریکہ کا ایک کروزر ڈوب گیا۔ اور ایک اور کروزر۔ ایک جنگی جہاز اور ایک فوج بردار جہاز کو نقصان پہنچا۔ یہ لڑائی بہت اہم ہے۔ مگر تا حال اس کے نتیجہ کا کوئی پتہ نہیں۔

چنگ کنگ ۱۱ اگست۔ کل رات امریکن طیاروں نے ہند چینی کی ایک بندرگاہ پر بم باری کی۔ تیل کے ایک ذخیرہ میں آگ بھڑک اٹھی۔ بندرگاہ کی گودیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ نیچوان کے گرد چینی گھیرا مکمل ہے اور اب انہوں نے ایک ایسی پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ کہ جاپانی دریائے فو کے ذریعہ بھی کمک نہیں لا سکتے۔ اس دریا میں چار جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے۔

لنڈن ۱۱ اگست بنکاک (سیام کا صدر مقام) میں سخت ہنگامہ برپا ہو گیا جس کی وجہ سے جاپانیوں کو فوج استعمال کرنی پڑی۔ کرفیو آرڈر لگا دیا گیا۔ اور جاپانی کارخانوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ مزدوروں نے ان میں کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

قاہرہ ۱۱ اگست مصر میں لڑائی ابھی مدہم ہے اتحادی طیارے ساحل کے ساتھ ساتھ دشمن کے جہازوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ کل رات بن غازی پر حملہ کیا گیا۔ دشمن نے مالٹا کے ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر اس کے تین طیارے گرا لئے گئے

لنڈن ۱۱ اگست۔ کل رات برطانی طیاروں نے شمال مغربی جرمنی پر زور کا حملہ کیا۔ اور کئی شہروں میں آگ لگا دی۔ بہت سے صنعتی کارخانے تباہ کر دیئے گئے۔

لنڈن ۱۱ اگست کچھ عرصہ ہوا مقبوضہ فرانس میں بعض جرمنوں پر حملے ہوئے تھے۔ اب نازی حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ بطور انتقام ۹۳ فرانسیسی نظر بندوں کو گولی مار دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۰ اگست بمبئی میں فسادات کی مختصر خبر کل دی جا چکی ہے۔ دوپہر کے بعد شہر کے شمالی حصہ میں حالت نازک ہو گئی۔ ہجوم نے بڑی سڑک کے ساتھ سرکاری لیمپ توڑ دیئے۔ اور ریلوے لائن پر پہنچ کر آنے جانے والی گاڑیوں پر پتھر پھینکنے لگا۔ بعض گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے۔ ایک پوسٹ آفس پر پتھر پھینکے۔ اور اس کے دروازے توڑ دیئے۔ ۲۵ بسوں کو نقصان پہونچا ہجوم ایک ریلوے سٹیشن کی عمارت میں داخل ہو گیا اور فرنیچر توڑ پھوڑ دیا۔ اور مسافروں کے اندر جانے میں مزاحمت کی۔ شہر کے کئی حصوں میں آگ لگانے کی وارداتیں ہوئیں۔ ایک پٹرول پمپ اور پٹرول سٹیشن بالکل جلا دیا۔ ایک انگریزی شراب کی دکان لوٹ لی گئی۔ کچھ عرصہ کے لئے ریلوے سسٹم ناکارہ کر دیا گیا۔ طلباء گاڑیوں میں چڑھ جاتے اور خطرہ کی زنجیر کھینچ کر انہیں کھڑا کرتے رہے۔ اور ریلوے سٹیشن کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ ایک سرکاری اناج گھر جلا دیا گیا۔ حکومت بمبئی کے ایک کمیونک میں بتایا گیا ہے۔ کہ صبح سے شام کے چار بجے تک قیام امن کی خاطر مختلف جگہوں میں دس بار گولی چلانی پڑی۔ ہجوم کا رویہ تشدد آمیز تھا۔ ٹیلیفونوں کے کچھ تار بھی کاٹ ڈالے گئے لیٹر بکس اٹھا لئے گئے۔ ٹراموں کو الٹا دیا گیا۔ دہلی میں بھی ٹراموں اور بسوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اور بعض یورپینوں پر حملے کئے گئے۔ اور احمد آباد میں طلباء کے ہجوم نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ پولیس نے گولی چلائی۔ پونا میں بھی طلباء پر گولی چلانی پڑی لکھنؤ میں بھی گولی چلنے کی خبر کل دی جا چکی ہے۔

لاہور ۱۰ اگست۔ گورنر پنجاب نے ایک حکم کے ذریعہ پراونشل کانگرس کمیٹی کے علاوہ ڈسٹرکٹ، اور لوکل کمیٹیاں۔ نیز کانگرس سوشلسٹ پارٹی اور اس کی تمام ماتحت جماعتوں کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ بریڈلا ہال کو نوٹیفائیڈ قرار دیکر اس پر پولیس نے قبضہ کر لیا۔ اور دفتر کو تالے لگا دیئے ہیں۔ آٹھ اشخاص حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ امرتسر میں بھی بعض مزید گرفتاریاں ہوئیں۔ لاہور اور امرتسر میں ادھوری ہڑتال ہوئی۔ راولپنڈی میں بھی گرفتاریاں ہوئیں۔ اور جزوی ہڑتال ہوئی۔

کراچی ۱۰ اگست۔ کانگرسیوں کی گرفتاری پر کاٹن ایسوسی ایشن نے روئی کی منڈی چھ روز کے لئے بند کر دی ہے۔ یہاں پولیس نے ایک ہجوم پر جو ٹریفک میں روکاوٹ پیدا کر رہا تھا۔ لاٹھی چارج کیا گیا۔ بعض گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں حیدر آباد میں جو مارشل لاء کے علاقہ میں ہے کچھ سکولوں پر پکٹنگ کیا جا رہا ہے۔ غنڈہ گردی کے ماتحت گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اور ملزموں کو فوجی عدالتوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

دہلی ۱۰ اگست۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ایسی سیاسی تصویری یا ایسی خبروں کو شائع کرنا جن کا تعلق سول نافرمانی اور عدم تعمیل کے پروگرام سے ہو۔ پبلک مفاد کے منافی ہے۔ اس لئے اس کی اجازت نہیں۔ اسی طرح عوام کو مشتعل کرنے اور بھڑکانے والی خبریں بھی شائع نہیں کی جا سکتیں۔ حکومت کسی بھی ایڈیٹر کے خلاف مشاورتی کمیٹی سے مشورہ کئے بلکہ وارننگ دیئے بغیر بھی کارروائی کر سکتی ہے۔

لاہور ۱۰ اگست۔ حکومت نے تمام ریلویز کو ہدایت کی ہے۔ کہ ۱۵ اگست سے لے کر دو ہفتہ تک اشیاء خورد و نوش و ضروریات مثلاً غلہ۔ نمک۔ کھانڈ وغیرہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور ان اشیاء کا لوڈنگ دوسری چیزوں سے پہلے کیا جائے۔ تاجروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ سٹاک منگوائیں۔

واشنگٹن ۱۰ اگست کانگرس کی تحریک کو دبانے کے لئے حکومت ہند نے جو کارروائی کی ہے اس کے متعلق امریکہ میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ برطانیہ یا کوئی دوسرا اتحادی ملک کسی ایسی کارروائی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جو جنگی کارروائیوں میں روکاوٹ ڈالنے والی ہو۔ اگر حکومت ہند فوراً یہ قدم نہ اٹھاتی۔ تو تمام ملک میں انارکزم پھیل جانا یقینی تھا۔

بمبئی ۱۰ اگست مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کے لئے آزادی حاصل کرنے کا آسان ترین رستہ یہ ہے کہ پاکستان کو قبول کر لیا جائے اگر دس کروڑ مسلمانوں کا حق تسلیم کر لیا جائے۔ اور انہیں غیر مقدرتی یونین میں شامل ہونے پر مجبور نہ کیا جائے۔ تو آزادی فوراً حاصل ہو سکتی ہے

بمبئی ۱۰ اگست برطانیہ سے ۷۷ برطانی فائرمین یہاں آئے ہیں۔ جو ہندوستان میں آگ بجھانے کے لئے ایک ادارہ کی تشکیل و تکمیل میں مدد دیں گے حکومت ہند کی طرف سے ان کا استقبال کیا جائیگا اور حکومت بمبئی ان کے اعزاز میں دعوت دیگی۔

لاہور ۱۰ اگست۔ صدر پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ایک بیان میں پنجاب کے مسلم طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ کانگرس کی تحریک میں حصہ لینے سے احتراز کریں۔

لاہور ۱۰ اگست حکومت پنجاب نے ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں موضع لڑکا میں مالیہ اراضی کی رقم جو ۵۴۰۰ روپیہ تھی معاف کر دی ہے کیونکہ اس گاؤں کے لوگوں نے مسلح ڈاکوؤں کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا تھا۔

ماسکو ۱۱ اگست آج دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ آرماویر کے علاقہ میں روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ مائیکوپ کے جنوب مغرب میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کے اگلے دستوں نے ۲۴ گھنٹوں میں ۹۵ میل لمبا علاقہ طے کر لیا۔ اور اس وجہ سے کوبان کے جزیرہ نما میں روسی فوجوں کے گھر جانیکا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے بحیرہ اسود میں روس کے فوجیں لانیوالے جہازوں پر بم باری کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ قاف کی پہاڑیوں پر پہنچ کر جرمن فوجیں دو حصوں میں تقسیم ہونا چاہتی ہیں۔ ایک جنوب مشرق کی طرف اور دوسری بحیرہ اخزر کی طرف جانا چاہتی ہے ڈان کے موڑ میں مارشل ٹموشنکو کی فوجیں جرمنوں کو سٹالن گراڈ کی طرف بڑھنے سے برابر روک رہی ہیں جرمن ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بڑھنا چاہتے ہیں۔ اب صرف وا لگا کا ایک رستہ ہی رہ گیا ہے جس کے ذریعہ باکو کا تیل ملک کے اندر پہونچایا جا سکتا ہے۔

دہلی ۱۱ اگست آج پولیس کو یہاں ایک ہجوم پر گولی چلانی پڑی۔ اس سے ہجوم تتر بتر ہو گیا۔ ایک شخص مارا گیا۔ اور کچھ زخمی ہوئے۔ ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کچھ سپاہی بھی مجروح ہوئے بمبئی میں آج پر تشدد ہجوم کو تین جگہوں پر منتشر کرنا پڑا۔ دو آدمی مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ اگرچہ سالومن کی جنگ کے بارہ میں کوئی باقاعدہ خبر نہیں آئی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں اتحادی فوجوں کو کچھ اور کامیابی ہوئی۔

نمک سلیمانی معدہ کو تقویت دیتا ہے اور بھوک بڑھاتا ہے۔ بدہضمی کے ترش ڈکار روکتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ ہے۔ ۱۰ رتی شیشی۔ **طبیہ عجائب گھر قادیان**

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی